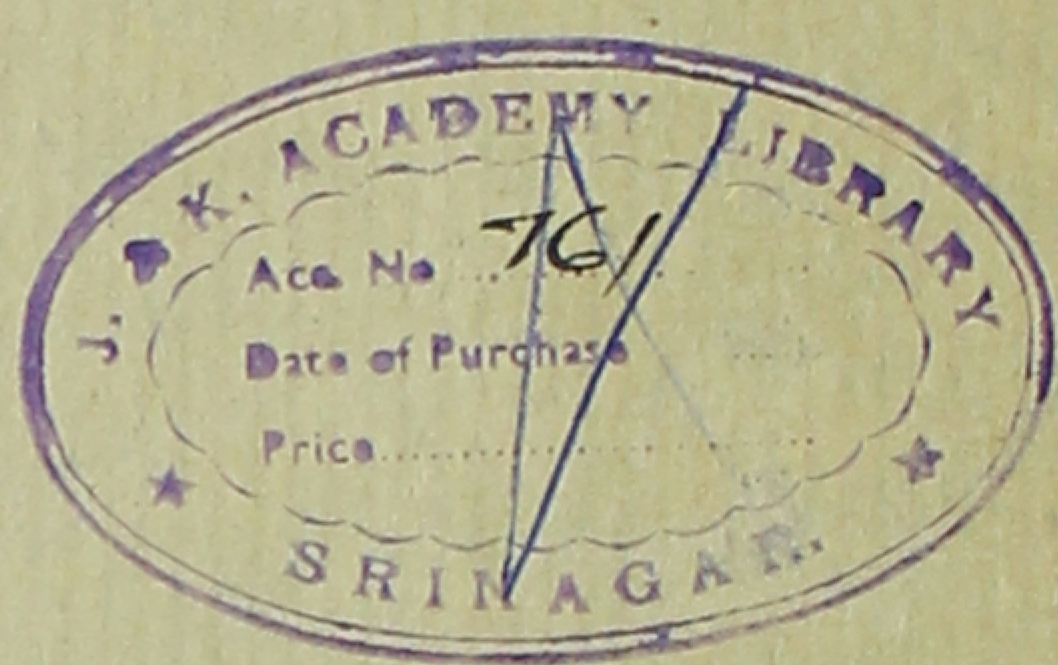
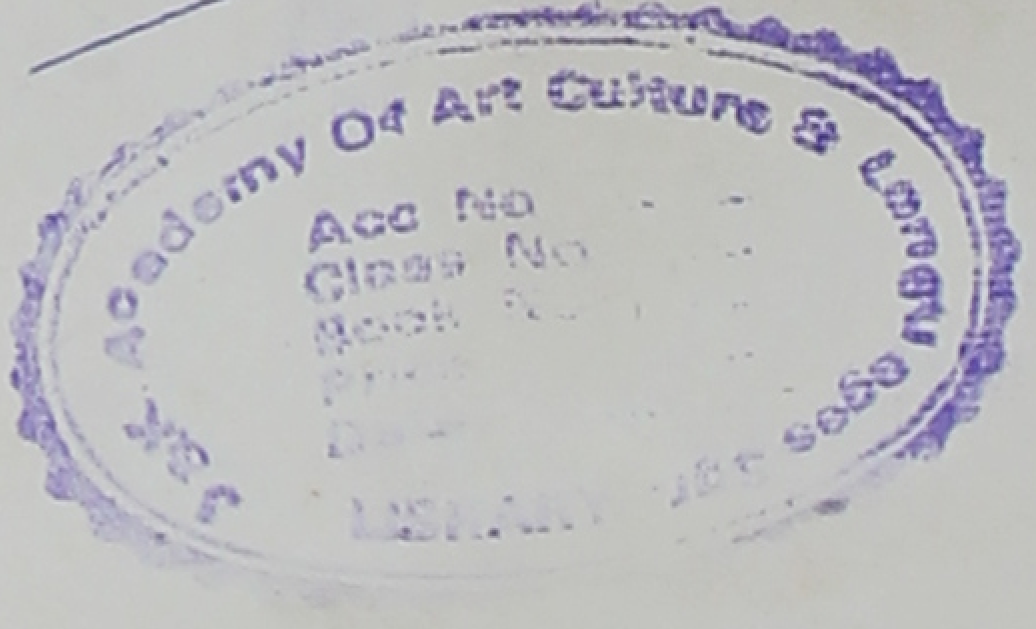
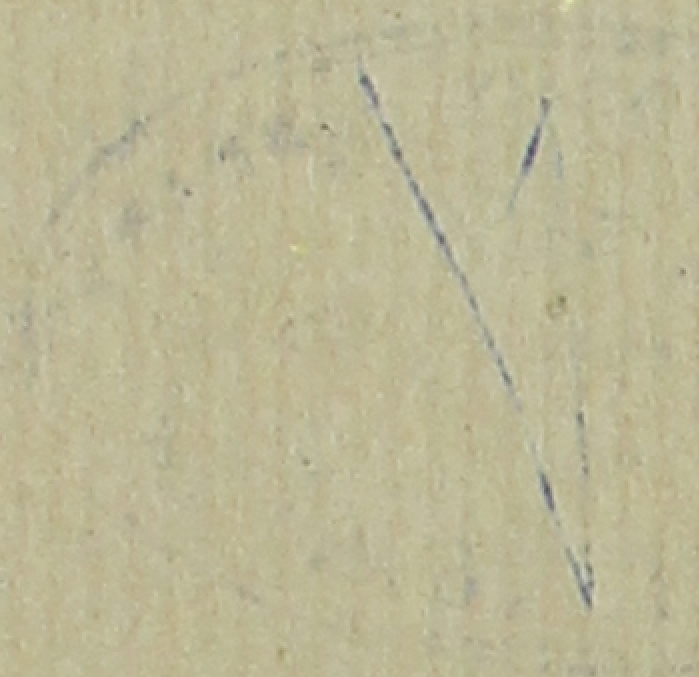
1069.


J. & K. ACADEMY LIBRARY
Acc. No. 761
Date of Purchase
Price
SRINAGAR.

Cultural Academy





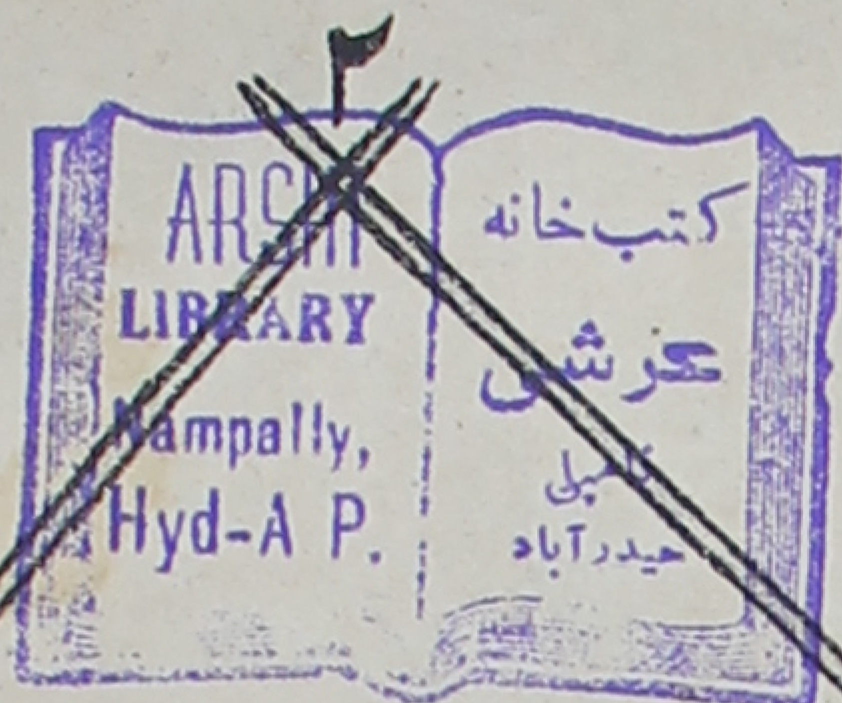
وإن من الشعر لحكمة

از عنایات ایزدی در این زمان فرخنده اقتران نسخهٔ موسومه به

# [illegible] قصاید محمد

که هر حرفش در لب است بهای در هر شعرش لعلی است پر ضیا از حسن سعی

در مطبع احمدی مطبوع شد




بسم اللہ الرحمن الرحیم

| | |
|---|---|
| عمری چو زبان بحوض کوثر شوئیم | وز بہر وضو چشمۂ جنت جوئیم |
| آسان است این ولیک دشوار است این | حرفے نہ ز مداح الٰہی گوئیم |

ای اشہب خامہ تبیان طراز وے کمیت کلک داستان معانی پرداز یہ میدان حمد باری ہے مقام تسلیم و شکباری ہے یہاں مراتب عجز سے حصول مدعا میں دستیار ہے انگبین نعت نبی اور چاشنی مناقب سے مغفرت کے امیدوار ہے

| | |
|---|---|
| سید الکونین محبوب خدا | مطلع دین مقطع نور ہدیٰ |
| انجم اصحاب رکن کاخ دین | قدر الشان بو تراز چرخ برین |

سخنوران عالی خاطر و دانشمندان فیض مآثر کی خدمت بابرکت میں التماس ہے کہ اس ایام نیک انجام میں مجموعۂ قصائد کہ ہر حرف اوسکا موتی ہے دریائے معانی سے اور ہر بیت اوسکا ایک نور ہے انوار فیضان الٰہی سے محتوی نعت رسول مقبول و منقبت اصحاب علیہ و علی صحبہ الصلوٰۃ والسلام ریختہ کلک جواہر سلک حکیم امیر علی بن شیخ محمد شیر علی صاحب ساکن سہارنپور حال تحصیلدار محال لاکیتھل ضلع کرنال واسطے فوائد عوام کے زیب طبع ہوا






بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ اولی در نعت شعر ۳۱

| | |
|---|---|
| بنا گھر آج ہی بیت الشرف خورشید خاور کا | ملا ہی خلعت الفردوس نقشہ میری گھر کا |
| یہ وہ جا ہے کہ قدسی تہنیت ہیں فرش پر ہلکون | کہو مہتاب کو یہاں آکے اوڑھا فرش اپنی چادر کا |
| بہار قدس ہر جا ہے گلدستونکی آرائش | کہیں باغ ارم جسکو وہ ایک لوحہ کسی در کا |
| قد رعنا سی ہیں حور و غلمان جلوہ آرا ہیں | یہاں ہے کون کیا موزونی سرو و صنوبر کا |
| دماغ اپنا نہیں یہاں ہو دود شمع کافوری | ہی روشن عکس شمع منزل کی نور انور کا |
| نہ جام جم مجھے درکار ہی پیالی انگوری | نشاط افزا یہاں فیضان ساقی کوثر کا |
| کبھی پھر کتابت کر سکے گا دو ثنا ہو جو کو | تو جبریل امین خامہ تراشی اپنی شہپر کا |
| نہ یہاں نغمہ سکے ہی اور نہ خال خط کی ہی مضمون | شرف بہتا ادب ہی کچھ سکی سن کر اور فر کا |
| نہ جشن جم ہی آئین ہی نہ بزم سکندر کا | یہاں ہے سنگو شوق دل ہی نعت پیغمبر کا |

مطلع

| | |
|---|---|
| ہی صاحب عالی کمالا دیدہ بجا زر و سر کا | فرشتہ ہو گیا اوٹھا پھر خورشید خاور کا |
| گرا ایوان کسری کا سر نگون ہیں لات و عزا | زمین سی آسمان تک شور ہی اللہ اکبر کا |

کھلا ہی نہ کھلیگا ایسا گل باغِ نبوت مین
عدیل اُسکا نہیں سہیم و نہ سایہ ہوا پیدا
اشارہ میم ہی تقدیم کا نام محمد پر
عجب ہے نام تیرا اور عجب ہے وہ اسکا شہد انگین
خدا نے تیری خاطر دو نو عالم کو کیا پیدا
وہ تیرے شہسوار اور اشہب کے وہ جولانے
الم نشرح ہی علم سینہ اقدس کا اک نکتہ
فصیحانِ عرب قایل بلیغانِ عجم حیران
گرا قطرہ قلم سی قدسیان اُسکو لیتی ہین
تیری ایوان نسبت سے کیا ایوان کیوان کو
جلایا دم مین شرک و کفر کا سب خرمن ہستی
ہوا شق القمر نطق الحجر مشی الشجر ظاہر
شہِ مزمل و مدثر یسین اور طہ
شفیع المذنبین اور رحمة للعالمین برحق
قریشی ہاشمی فخر العرب عز العجم اکرم
سیہ کاری سے اپنی نامہ اعمال ہین ابتر
عطش سے جان بلب ہون اور طپش سے سخت ہون مضطر
مین سائل ہون تیرے در پر علی حسنین کا صدقہ
یہ مرغ دل ہے مرغان حرم کے کاش ہو شامل

چمن سے تیرے گلشن بھی شگفتہ ہی ہوس گل تر کا
کہ تا سایہ نہ شایبہ ہو نہ جا جسم مطہر کا
کہ تا معلوم ہو سبقت مقدم ہی مؤخر کا
مزہ تکرار مین جسکی ملی قند مکرر کا
کہ تا اس شان سی دیکھی تماشا دوسری نور کا
کہ دم مین زیر پا ہفتم طبق تہا چرخ اخضر کا
تبحر ہفت قلزم ایک قطرہ تیری ساغر کا
زہی امی لقب ممدوح ہی ہر ایک سخنور کا
تیری مدحت سے کیا ثمرہ ملا اس نخل بے بر کا
سگ در ہی نبی کمتر ہی شہنشہ ہفت کشور کا
گرا جیون برق جسجا صاعقہ تیغ مظفر کا
مس اور سی لب کیا دکھہ دور حل و گوہر کا
بیان کیا کیجی طغرای منشور منور کا
امام المرسلین مختار کل محشر کی داور کا
نبی انس و جان جان جہان سرور ہر افسر کا
شفاعت سے ہے جسکا گنہگاران محشر کا
برائے ساقی کوثر علی الکت جرعہ کوثر کا
علی صدقہ مجہی کو فاطمہ زہرا کی ہی گوہر کا
تڑپتا ہی سدا ان جیسو حال ہو ٹوٹن کبوتر کا

| شعر | امیر اب غم سے ہے دوزخ کا نمونہ پر دل جنت ہے<br>میرے دل میں بھرا ہے عشق اور وصل ہے منور کا | ۱۲۲۳ |
|---|---|---|

## قصیدہ دیگر در نعت ختم رسل علیہ السلام

آج ہے طبع مری توسن جودت پہ سوار — ہے زمین پر کبھی افلاک پہ گرم رفتار
شرق سے غرب تلک فرش سے لیکر تا عرش — برق وش کوندتی پھرتی ہیں سب انوار
قدسیاں منہہ کو تحیر سے ہیں تکتی میں — جو ہر قدس ہیں سب بزم میں نقش دیوار
صدر آرائے فضیلت ہوں بفخر و تمکین — آج ہے سر پہ مرے فضل و ہنر کی دستار
ماہ و خورشید کے لیکر طبق سیم و طلا — پیشکش کے لئے استادہ ہے چرخ دوار
منتظر عقد ثریا بتجمع انجم — تا کہ جیون سلک گہر نظم سخن پر ہو نثار
پر نہیں دخل کہ ہیں حور و ملایک دربان — مجلس قدس ہے یہاں غیر کو مطلق نہیں بار
بزم وحدت کے ہے ہمدم تن تنہا میں قدم — خود ہے جبرئیل امیں محو تماشائے بہار
پھول جھڑتے ہیں مرے منہہ سے کبھی بلبل کو — طوطیاں ہاتھ پسارے ہیں دم شیریں گفتار
خود ستائے نہیں بلکہ ہے یہ دعوا بر حق — کیوں نہ اس دعوی بر حق پہ مجھے ہو اصرار
آج میں ایسے شہنشاہ کا ہوں نعت نگار — جسکے گلدستہ لولاک ہے زیب دستار
جسکا مداح ہے خود خالق رب العزت — جسکی باعث ہے کون و مکان کا اظہار
پیش خیمہ کی جلو جملہ رسل جسکی لئے — جسکی خدم کا شرف خلعت صدیقی بہار
جسکے انگشت میں ہے خاتم نبوت کا نگین — تاج پر جسکی ہے یسین و طہ کا نگار
جسکے رایت کا پھریرہ ورق سورہ فتح — تیغ ہے آیت نصرت سے جسکی جوہر دار
جسکے اسپ کا غاشیہ گیر ہے جبریل امین — جسکے جلوہ کا خدا کو ہوا شوق دیدار

فاب قوسین ہی جسکی شب معراج کی دلیل
لامکان مین ہوا منظور بفیض اظہار

مرتبہ جسکا ہی جسیون علم خدا کا محصور
اوسکی تعریف ہو کسطرح سی محسوب و شمار

خاص محبوب خدا مظہر ذات مطلق
پیشوای دو جہان ختم رسولان کبار

ہاشمی مطلبی سید ہی جد الحسنین
صاحب شرع اولو العزم نبی المختار

لقب امی ہی علی علم لدنی کا علیم
سینہ ہی خلوت وحدت کا محیط اسرار

مشرق کعبہ سی اوس ماہ منور کا طلوع
کیون نہ سب صباحت کونین ہو عقد صابار

دل تڑپ جائین ابھی مثل اسیران قفس
شوق مین لکھدون اگر کھینچ کی گلگونکی بہار

اور پڑھون نام مبارک جو باہنگ حزین
چشم عاشق سی ابھی ٹوٹ کی آنسو کا تار

تا ابد نام محمد ہی سلمہ الله
ای دل و جان مین خستہ ہون نام نثار

بہر تعظیم یہان نام ہمایون تو لکھا
پر قلم کاتب کی سجدہ مین گری ہی ہر بار

واہ کیا نام کہ لکھتی ہی او ہی تک صلوٰۃ
تحت و فوق و یمین و یسار مین ہی بسیار

## غزل

اب نفس ضبط ہی گو شوق و ادب مین تکرار
درد انگیز ہی میری آہین سر دلمین شعار

کب تلک ہجر مین تڑپا کرون ای جان جہان
اشک حسرت جو ہین کہانتک سر سینی کی ہار

کب تلک آتش دوری سی رہی دل جلتا
درد مہجوری کا ہی کب تلک رہون بی صبر و قرار

دل ہی مشعل تجلی رخ طلعت زیبا کی قسم
ایسی چارہ کو کچھ تو ملی تسکین و سہار

تیغ ابرو کی تصور مین کبھی ہی بسمل
نوک مژگان کا کھٹکتا ہی کبھی دل مین خار

ہی کبھی جوش زبا سنبل گیسو کی
کبھی ہی خود رفتہ کہ ہی نرگس شہلا کا خمار

یاعذار ... مین گری ہی انکہ سی ...
زانو ... رخ کی تصور ... 

آہ کب تک رہے محرومی کا پردہ حایل — رحم فرماؤ اوٹھاؤ یہہ نقاب رخسار
اب نہیں تاب تحمل کہ ہوں مضطر بسمل — قابل دید ہی یا شاہ میرا حال زار
آپ کا نور تو جیسون مہر ہے عالم افروز — شل شبیہ مجھی حاصل نہیں چشم دیدار
نظر آتا نہیں کچھہ آنکھہ ہی مطلق بی نور — کاش آنکھوں میں پڑی کوچہ اقدس کا غبار
جان بلب تشنہ ہوں ہوں آپ ہیں دریاے کرم — آپ کے دست مبارک میں شفای بیمار
راہ گم کردہ ہوں خضر طریقت ہیں آپ — قالب مردہ ہوں میں آپ مسیحا رفتار
میں گنہگار ہوں اور آپ شفیع المذنب — حشر میں پرسش اعمال یہاں یاد کردار
آپ کا عاشق دل تفتہ امیر مفتون — جسکو بجز نام مبارک نہیں ایک لمحہ قرار

| نعت | اور کیا عرض کرے آپ ہیں خورشید ضمیر<br>خواہش دل جو ہی مقبول ہو شاہ ابرار | شعر ۲۷ |
|---|---|---|

طپش سے درد جگر کی ہوں آج ایسا علیل — کہ جسکے چارہ گری کی نہیں کوئی سبیل
یہہ سوز سینہ سے یا طبقہ جحیم ہی — یہہ داغ دل ہی کہ خورشید حشر کا قندیل
طپش تو دل کی ہی اک زلزلہ قیامت کا — جو نالہ ہی وہ آہنگ صور اسرافیل
وہ لاعلاج مرض اور وہ لادوا ہی درد — کہ سرنگون ہی افلاطون سا طبیب عقیل
مرض کچھہ اور دوا اوسکی اور ہی کچھہ ہے — سمجھتے ہی نہیں تشخیص ہو تو ہو تاویل
یہہ درد عشق ہی اور ہی مرض وجع القلب — شفا نہیں ہی بجز دید شاہد جمیل
کہ عشق بلبل و گل اور نہ شمع و پروانہ — نہ ایسا عشق مجاز کہ جسکی ہوں تمثیل
میں اوسکی تیغ تعشق کا ہوں شہید و قتیل — کہ شاہد ان دو عالم میں جسکا ہی نہ عدیل
وہ جسکا روز ازل تھا جلوس کا نور رو — وہ جسکی ختم نبوت کا سر پہ ہے قندیل

وہ جسکی راہ مین مشتاق دید صف بستہ
مسیح و یوسف و موسی خلیل اسمٰعیل

ہنوز جلوہ کونین تہا بکتم عدم
کہ تہا فروغ ازل جسکی نور کا قندیل

رہی تہی خلوت وحدت مین جلوہ آرائی
خدا کو شغل نہ تہا جز بہ عشق حسن جمیل

ظہور جب ہوا منظور کر دیا ظاہر
کہ تا ہون محو دو عالم کی حسن و شکیل

خدا نی ختم رسولان محمد عربی
کہ جسکی نعت کا مشتاق ہی ہمیشہ جبریل

**مطلع**

تو وہ حسین ہے ای نور خاص رب جلیل
کہ حقمنی خارج امکان کی تیری تعدیل

تیری ہی نور کا اک لمعہ حسن یوسف کا
تیری ہی خوان کا اک لقمہ فیض خوان خلیل

ہی تیری قرب کی قوسین آیت مجمل
کتاب قدس الوالعزمی کی تیری تفصیل

کسی نبی کو تیری سامنی ہو کیونکہ فروغ
طلوع شمس ہی انجم کی نور کی تعطیل

ظہور تیرا مقدم تہا ہو گیا آخر
وفور عشق کی باعث خدانی کی تسہیل

طبیب قلب دوا الشفا جملہ علل
رجوع کیون نہ کرین جبکہ خود ہو مسیحا علیل

قسیم کوثر و جنت شفیع یوم الحشر
نبی آیت رحمت ہی نجات کفیل

بہار دین ہی شگفتہ رہی گی تا بہ ابد
حمل مین مہر نبوت کی ہو چکی تحویل

خدا نی کہدیا الحکمت کیا مجال عدو
کہ معترض ہو تیرا دین پا چکا تکمیل

بمعجز قمر اور خرق والتیام فلک
مجہی عقیدہ ہی حجت اور بغیر دلیل

تیری کمال شرف کا ادا ہو اک حرف
سخن کو نعت مین کو دیجی کسی ہی تطویل

یہہ ترجمہ ہی میری شوق طبع کا ورنہ
محال عقل تیری علم نعت کی تحصیل

تیری صفت مین ہے یہہ بیتی مرکب کاتب کا
سواد حرف تو سرمہ ہے نوک کلک ہی میل

بند ۱۳

امیر کی یہہ تمنا کہ نعت ہو مقبول
بشوق طبع ہی جو کچھہ کہ ہی کثیر و قلیل

شعر ۳۹

ہون گنہگار شاہ بطحا سے
جب ہوئی آنکھہ بند آنکھہ کہلی

معصیت مین تمام عمر کٹے
جی نکلتی ہی جان پہ آن بنی

سخت مشکل ہی لو خبر جلدی
یا حبیب الہ خذ بیدی

زیر مدفن فرشتگان عذاب
خبر خموشی ہی نہین کچھہ اسکا جواب

مجھسی لو یہہ ہی چہین ہین نیک و بد کا حساب
پہر تعذیب پہ مستعد ہین شتاب

سخت مشکل ہے لو خبر جلدی
یا حبیب الہ خذ بیدی

قفس آتشین مین روح ہی بند
مار و عقرب ہین جسم کی پیوند

تن خاکی جلی ہی مثل سپند
تنگ و تاریک گور کی ہی گزند

سخت مشکل ہی لو خبر جلدی
یا حبیب الہ خذ بیدی

عمر دنیا کٹی بلہو و لعب
عیش مین دین گیا تو جشن طرب

رنج دیکھا کبہی نہ غیر طرب
بعد مردن ملا یہہ رنج و تعب

سخت مشکل ہی لو خبر جلدی
یا حبیب الہ خذ بیدی

جان نکلی یہہ کالبد لوٹا

دولت و مال جاہ سب چھوٹا

قصر و ایوان باغ و گل بوٹا — دست حسرت سے ہے تو سر کوٹا

سخت مشکل ہے لو خبر جلدی
یا حبیب الٰہ خذ بیدی

کچھ نہ کام آیا مال و دولت و جاہ — دست خالی چلا بحسرت واہ
خاک ہے گر ملی تو خاک سیاہ — دستگیری کا وقت ہے یا شاہ

سخت مشکل ہے لو خبر جلدی
یا حبیب الٰہ خذ بیدی

عمل بد کی ہے یہ مجھکو سزا — جز ندامت نہیں کچھ اسکا گلا
جیسے کردار ویسا اسکا صلا — امتی پر ہوں آپکا شاہا

سخت مشکل ہے لو خبر جلدے
یا حبیب الٰہ خذ بیدکے

پر گنہ گو ہوں سر سے تا بہ قدم — کلمہ گو آپکا ہوں شاہ امم
حیف ہے مجھکو نجات کا غم — سوز عصیان بجھاؤ ابر کرم

سخت مشکل ہے لو خبر جلدے
یا حبیب الٰہ خذ بیدی

در دولت پہ شاہ آیا ہوں — بخشوانے گناہ آیا ہوں
منفعل روسیاہ آیا ہوں — جرم پر عذر خواہ آیا ہوں

سخت مشکل ہے لو خبر جلدی
یا حبیب الٰہ خذ بیدی

رحمت عالمین ہی آپکا نام — جسکے تصدیق پر خدا کی کلام
رحم فرماؤ شاہ ذی الاکرام — آپ پر لا تعد درود و سلام

سخت مشکل ہے لو خبر جلدی
یا حبیب الہ خذ بیدی

حشر مین جب ہے نفسی نفسی — اور نہ پوچھی وہان کسیکو کوئی
مُنہہ تکین آپ کا ولی و نبی — تب ہی مقبول ہو یہہ عرض ولی

سخت مشکل ہی لو خبر جلدی
یا حبیب الہ خذ بیدی

وادخلوا جنتی کا جب ہو خطاب — سب ہون داخل سوائی اہل عذاب
داخل مجکو وہان ہو گر نایاب — لب پہ ہوگا ہی بچشم پر آب

سخت مشکل ہی لو خبر جلدی
یا حبیب الہ خذ بیدی

آپ کا یہہ اسیر سوختہ دل — اس مکافات کی نہین قابل
ہی گنہگار پر بہت ہی خجل — پہر حسنین حل کرو مشکل

شعر — سخت مشکل ہی لو خبر جلدی — ۲۶
یا حبیب الہ خذ بیدی

## مناقب امامین الہمامین السعدین الشہیدین

ہی میرا جوہر ایمان ولا حسنین — ای مرے صاحبان دو دلم باد فدای حسنین
دونو شہزادہ ہین محبوب خدا کی محبوب — حق تعالی کی ہی پیارے ہین یہ نفسا حسنین

نور عینین نبی ہین کہ فرزند دو جہان
یا مہ و مہر نبوت ہی رضائی حسنین

ہو وہ ممتاز دو عالم جسے پا جائے نہین
درۃ التاج ہی خاک تہ پائی حسنین

عظمت پاک تو بہت کو ہے مصحف کی جگہ
آستین ہو جو چھوٹے تو مصحف بجائے حسنین

کس کو ملین دوش نبی پر ہو حاصل معراج
حلۂ خلد سے آئی تو پیرائے حسنین

شاہ مسموم کو سبز اور شہ مقتول کو سرخ
رمز اسرار شہادت تھے قبائے حسنین

خلد طوبیٰ کی طرح دم مین شگفتہ ہو بہا آ
ہو جہان سایہ فگن ظل لوائے حسنین

شہسوار شب معراج کی ہین لخت جگر
لامکان کا ہو فضا کیون نہ فضائے حسنین

کیا محبت تھی نبی کو کبھی مطلق نہ تھی چین
دیکھتے پاکہ نہ جس باتی صدائے حسنین

حامل وحی جب آتے بحضور سرور
وحی حضرت کو تو ہو وہ تھا برائے حسنین

کبھی گہوارہ ہلا دین کبھی دین سیب جنان
کیا تھی جبرئیل امین کار روائے حسنین

شربت موت کے تھے گھونٹ نہین جان شیرین
یاد ہے تشنہ لبی شہدائے حسنین

زندگانی سے نکھو کن سیر ہون لے منعم چرخ
زخم یا سم کی غذا ہو وہی غذائے حسنین

ق یکقلم سر ہون فنا ماء دہانکی تب بجھے
صبر اندوز ہین خون بہائے حسنین

نہ رکی دایۂ خاتون سے ہرگز آنسو
وہی مگر بخشش امت ہو جزائے حسنین

ہین شہ آیت رحمت کی نواسہ رحمت
تا شہادت پئی امت تھی دعائے حسنین

جز بہ تسلیم و رضا دم نہین مارا مطلق
آزمائش تھی صرف کرب و بلائے حسنین

ورنہ کیا دخل تہا دلکا بزہر و خنجر
تحت و فوق ہوئی رسم ندائے حسنین

طبقات فلک و ارض کا عرفان ہے کھلا
مشعل طور رہی خود راہ نمائے حسنین

تحت اور فوق کی اسرار ہین عکس انداز
خاص آئینہ قدرت ہے صفائے حسنین

کرتا ہون سدا غم پہ در اشک نثار
کہ یہہ دولت میرے حق مین ہی عطای حسنین

جز غم آل نبی مجکو کچہہ آزار نہین
کچہہ دوا میرے نہین غیر دوای حسنین

دل تڑپ جاتا ہی سو برق طپش ہی مین
جب باواز حزین سنتا ہون ہاے حسنین

غیب سی کان مین رحمت کی ندا آتی ہی
کیون نہ آہی کہ مین ہون مدح سرای حسنین

بزم فردوس مین لیجاتی ہین جبریل امین
طبق نور مین چن کر کی ثنای حسنین

ہی قسم دامن خاتون کی گو تا ہو نجات
مین نہ چہوڑون کبہی دامان ولای حسنین

مین نہ دیکہون گے کو جمشید و فریدون گو ہو
ہی غنی طبع میرے مین ہون گدای حسنین

منقبت
قصیدہ در

ای امیر اب ہو مضطر یہہ کہان تیری نصیب
انکہہ تو کہول کہ تشریف تو لای حسنین

شعر ٦١

سحر از طور خاور یافت این جہان آرا
کہ عالم شد ازو محو تحیر صورت موسی

سفیدی بر فلک را گفتن اکنون نور حمرائی
کہ باطل کرد کفر شب بہ اعجاز ید بیضا

بہ بزم صبح دم طرف چمن جمشید زر افشان
دما دم بادہ شبنم کشید از ساغر گلہا

برآمد مرغ زرین بال و از غرفہ مشرق
کلاغ شب بہ بیمش گشت پنہان صورت عنقا

سحر گاہان اطراف جہان بر خاست این غوغا
کہ سوی رود نیل چرخ آمد یوسف زیبا

دمیدہ مردگان خواب شب را روح بر قالب
عجب انفاس دارد این صبح اعجاز دم عیسی

ضرمین شد ز تاب ذرہ ہا روی زمین چندان
کہ بر چرخ بکوکب طعنہ ہا زد ساحت غبرا

فنا شد ظلمت شب از طلوع نیر اعظم
چنان گز ذو الفقار حیدری شد کفر ناپیدا

بگوش اہل گلشن زد صبا بانگ طرب افزا
کہ آمد صبح نوروزی بکف گیرند ساغرہا

بگسترد وند در صحن چمن فرش زمرد گون
بچیدند از گل و غنچہ بہر سو ساغر و مینا

قبا پوشید و بر گل گره بر طره زد سنبل
گشودند اهل گلشن چون بدو رجام دست جود
بنفشه بر زمین افتاد بیخود از می مستی
سمن سرخابه ها بر رقص و بلبل نغمه پرداز شد
عیان از طرهٔ سنبل پریشان وضع مجنون
غمو با نیست افغان و خلل ورنه حور از جنت
بسان نکهت در چنین وقت طربناکی بپاک ناگه
بخود بیدار گشته نرگس خوش خواب از حیرت
چرا تاج جواهر فرو دارد شاخ گل بر سر
چرا برگ درختان تال هندی می‌نهند کف از
چرا نسرین بگوش آویخته آویزه در شبنم
چه گلبانگ بهار افزا رسید اندرین گلشن
صنوبر در جوابش گفت از گلشن چرا می پرسی
زهی سال همایون چند از و نشاط افزا
شهنشاهی که مهر افتادهٔ در واست و منور و روشن
شهنشاهی که با کوه شکوهش آسمان کاهی
شهنشاهی که در برج خلافت نیر اعظم
شهنشاهی که جشنش کرد و بنات جهر ایمان
نشیند پیش تختش اندر گلشن گردون ثوابت و شمس

چمن آراست چتر و گل بعزم بزم غم فرسا
ز خاک چمن بر آمد جام مشکل لاله حمرا
رخ گل صبر بلبل در ربود از سوی صهبا
صبا در وجد آمد چاک زد گل جیب دلها را
درخشان از شگاف محمل گل جلوهٔ لیلی
رسد از سر درین محفل اگر افتد آبله در پا
ز شور قاه قاه غنچه‌ها و قلقل مینا
بپرسید از عصا دار صنوبر چیست این غوغا
چرا خلخال موج آب دارد اندر پا
چرا مرغان صوت حجازی زمزمه پیرا
چرا سوسن بسر کرده لباس سوسنی زیبا
که هر یک هست هر طرف چمن بلبل ببزم آرا
کامروز هست شور تهنیت تا عالم بالا
که بر تخت خلافت شد جلوس بادشاه والا
شهنشاهی که تاج اهل آلی بر فرق او زیبا
شهنشاهی که پیشش نعوذ بد از سکندر طوطی
شهنشاهی که در برج اماست گوهر یکتا
شهنشاهی که مهرش از رو عالم و چهره استغنا
غضنفر صولتی نصرت علم و در صفدر هیجا

ید الله و بازوی رسول رعب افگن هر سو | پناه زمرهٔ حق جو شجاع یثرب و بطحی
شه العصر و اهل ذوالفقار و رکاب دلدل | امیر المؤمنین شاه امام و هادی و مولا
ابو الحسنین عم زاد نبی ابن ابی طالب | شه ساقی کوثر بادشاه جنت الماوی
کفیل حل هر مشکل خلیل قبلهٔ هر دل | وصی احمد مرسل علی عالی النسب اعلی
ز غیبت عبث بزم حضور سکیم الکنون | بخوانم مطلعی کو زرد سازد مهر را سیما

مطلع

قلم او ستاد نادر مدحت جاه تو ای مولا | جهان بالید گر طوبی بقصد گونه صد بالا
ثنای حضرت شان بی شمار است از کجا آرم | که هست این گنبد اعلی به پیشش عتبهٔ ادنی
اگر خواهد کسی تفتیش انوار زمین آیش | به بام آسمان خود را رساند آفتاب آسا
درخشانست چندان شمسهٔ آن کاخ نور افشان | که پیشش آفتاب آسمان یک ذره غبرا
توی شاها که شرق مهر عرفانست صدر تو | توی شاها که چشم حق شناس از تو شد بینا
توی شاها که هست عطر مغز انس و جانی | توی شاها که عشقت طعمهٔ کام دل و جانها
وجودت گوهر کعبه صدف ای جوهر اشرف | قدت شمشاد بستانش عرب افزون بی همتا
ولادت یافتی در کعبه شهادت یافت در مسجد | چنین مولد چنان مشهد زهی اولا زهی اخرا
کشوده ناخن فتح تو عقدهٔ دین پیغمبر | نموده ذوالفقارت فرق در فرق تن اعدا
بسوزد برق در خرمن نگیرد شعله در پنبه | چنان سرعت که صمصام تو دارد در صف هیجا
بوصف تیغ تو لفظم کجت بیشعر و بشفرد | بوصف گرز تو افتد قلم را لرزه بر اعضا
جسان مضمون وصف الله تا آمد دستش | که گر بانگ قلم خیز و جهد از طبع برق آسا
ز لیس گنبد پنج اضطرار آمد نوار عالم | بجا گر کس بدورت برق و سیما افکند یکجا
العجب تنز سوی اندر بیاغ بی اندیشه می خسپید | بدورت زر بکف بنهاده گل بی فکرت یغما

وجود تو دیار علم را دروازهٔ محکم — همه عالم جهان دریوزهٔ آن عتبهٔ علیا

بجود تو سخن سنجم چه یارای زبان من — ثنای بخشش تو از فضول الای پیدا

هر آنکس دست زد در دامن مهر تو وارسته — کسی کالمرء در حب تو بی پروا از فردا

شها این سینه پر داغ کز عشق تو میدارم — بچشمم من تجلی گاه صد خورشید نور افزا

ز طفلی هست حرف عشق تو منقوش لوح دل — تو میدانی که از عمری بسر دارم همین سودا

من از کمتر گدایان تو ام یک آرزو دارم — نخواهم جاه اسکندر نخواهم شوکت دارا

همین خواهم ز تو ای ساقی میخانهٔ عرفان — بده جامی که مدهوشم کند از دین و هم دنیا

چنان جامی که تا صبح قیامت بیخودم دارد — چنان جامی که چشم حق نمائی را نماید وا

چنان جامی که مستخلص کند از قید این و آن — چنان جامی که سازد پاک از لوث تعلقها

شها مپسند زین بیش بهر خوارگی هرگز — پی دنیا دوم تا کی گهی در شهر گه صحرا

نمی خواهم که باشد عمر صرف خواهش نفسی — مرا از ربط ابنای زمانه محترز فرما

چو خورشیدم برار از ظلمت گاه هندوستان — رسان بر درگهی کو را زمین آسمان است آن ملجا

| | | |
|---|---|---|
| سنه ۱۲۷۸ | امیر دلفگار ست از گرفتاران عشق تو<br>زبند خویش آزادش بکن ای والی والا | هجری |

تمت

الحمد لله که در مناقب حضرت علی مرتضی کرم الله

وجهه ریخته کلک گوهر سلک منشی امیر علی

| | | |
|---|---|---|
| باهتمام میرزا | سلمه ربه | امو جان طبع شد |

# مناقب اصحاب کبار رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین

ہوئی مخلوط جب یہہ چار عنصر
بنا تب قالب دین پیمبر
جو چارون رکن سی ہوا ایک گمستر
تو ایوان نبی موزون ہو کیونکر

کمی بیشی نہین چارون برابر
ابو بکر و عمر عثمان و حیدر

دیار شرع کی دروازہ ہین چار
ریاض دین کی نخل تازہ ہین چار
کتاب اللہ یک شیرازہ ہین چار
غرض موزون بہر اندازہ ہین چار

کم و بیشی نہین چارون برابر
ابو بکر و عمر عثمان حیدر

تفاوت کچھہ نہین واحد ہی مضمون
کہ جیسی پیش و پس آیات مقرون
مدارج مین مساوی کم نہ افزون
رباعی کیسے مصرعہ چارون موزون

کم و بیشے نہین چارون برابر
ابو بکر و عمر عثمان و حیدر

یہہ ہین تاج شرف کے چار گوہر
یہہ اوج مرتبت کی چار اختر
بہار قدس کی یہہ چارون گل تر
یہہ روشن چار ہین شمع منور

کم و بیشے نہین چارون برابر
ابو بکر و عمر عثمان حیدر

یہہ چارون مسند آرای پیمبر
یہہ چارون دین افزای پیمبر

یہہ چاروں پسر درای ہمیر — یہہ چاروں پسر درجتای ہمیر

کم و بیشے ہنیں چاروں برابر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

نبی کی چار ہیں اصحاب اطہار — محبت انکی یکسان کم نہ بسیار
طبیعت کسیسے موزون جسکی ہو خار — جوکم زیادہ کرو پیدا ہو آزار

کم و بیشے ہنیں چاروں برابر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

کوئی صدیق ہی اور کوئی عادل — غنی ہی کوئی اور کوئی سخی دل
ہر ایک کے شان میں آیات نازل — کہیں مجمل کسی جا پر مفصل

کم و بیشے ہنیں چاروں برابر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

یہہ محبوب الٰہی کی ہیں مرغوب — ہوا امر خلافت ان پہ منسوب
کیا وقتا فوقتا دین کو اسلوب — مخالف انکا ہو کیونکر نہ مغضوب

کم و بیشے ہنیں چاروں برابر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

محب ہے انکا بی شک حق رسیدہ — عدو انکا تہ تیغ کشیدہ
یہہ چاروں ہیں با وصاف حمیدہ — امیر اپنا یہی ہی یہہ عقیدہ

تمت تمام — کم و بیشے ہنیں چاروں برابر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر — دام فیضہ

## مناجات در نعت رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم

ذرا چہرے سے پردہ کو اوٹھاؤ یا رسول اللہ
مجھے دیدار ٹک اپنا دیکھاؤ یا رسول اللہ

کرو نور منور سے ہیں آنکھونکو نورانی
مجھے فرقت کے ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ

و اوٹھا کر زلف اقدس کو ذرا چہرہ مبارک سے
مجھے دیوانہ اور وحشی بناؤ یا رسول اللہ

شفیع عاصیاں تم ہو وسیلہ بیکسان تم ہو
تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤن بتاؤ یا رسول اللہ

جیا سا ہے تمہارے شربت دیدار کا عالم
کرم کا اپنی تم پیالہ پلاؤ یا رسول اللہ

خدا عاشق تمہارا اور ہو محبوب تم اوسکی
ہی ایسا مرتبہ کسکا سناؤ یا رسول اللہ

چھپی خجلت سے جا کر پردہ مغرب مین ناخور
کرا پنی حسن کا جلوہ دیکھاؤ یا رسول اللہ

لگی کا جوش کہانی خود بخود دریا بخشش کا
جبھی حرف شفاعت لب پہ لاؤ یا رسول اللہ

یقین ہو جائیگا کفار کو بہی اپنی بخشش کا
جب میدان شفاعت مین تم آؤ یا رسول اللہ

مجھی ہاں بیکس ہون تمہارا امت عاصی
گنہ گارونکو جب تم بخشواؤ یا رسول اللہ

ھوا ہون نفس اور شیطان کے ہاتھو سے آوارہ
میری حال ایسے پر تم رحم کہاؤ یا رسول اللہ

اگر چہ ننگ ہون یا بد تمہارا ہو چکا ہون مین
تم اب چاہو ہنساؤ یا رولاؤ یا رسول اللہ

کرم فرماؤ ہم پر اور حق مین شفاعت تم
ہمارے جرم عصیان پر نجاؤ یا رسول اللہ

جہانا امتکا حصہ کر دیا ہی اپنی ہاتون
بس اب چاہو تراؤ یا ڈوباؤ یا رسول اللہ

مشرف کر کی مجھکو کلمہ طیب سے اپنی تم
پہر اب لطف و نسبت اپنی کرو یا رسول اللہ

ھنسا ہون جس طرح گرداب غم مین ناخدا ہو کر
مری کشتی کنارہ پر لگاؤ یا رسول اللہ

اگرچہ ہون مین نالائق پر اپنے بندے تمسی
کہ پہر مجھکو مدینہ مین بلاؤ یا رسول اللہ

جب بکر یا تم ہوا ام سبا تم ہو — ہمیں بہر خدا حق سے ملا دو یا رسول اللہ
شراب بیخودی کا جام ایک مجکو پلا کر — دوئی کی حرف کو دلسے مٹا دو یا رسول اللہ
بہت ہوگا بہرہ ور ادنی فرقت میں جو خوشی — کرم فرما دو ابتو مت پھرا دو یا رسول اللہ
شرف کی دیدار مبارک سے مجھے اک دم — میری غم دین و دنیا کی بھلا دو یا رسول اللہ
خدا کی واسطے رحمت کی پانی سے اگر — تب ہجران کی آتش کو بجھا دو یا رسول اللہ

پھنسا کر اپنی دام عشق میں امداد عاجز کو
بس اب بند دو عالم سے چھڑا دو یا رسول اللہ

خاتمۃ الطبع چکیدہ کلک محمد حسین خان تحسین مہتمم مطبع [illegible]

شکر خدائی کارساز کہ اوسکی فضل عمیم سے یہ گوہر شاہوار اور جوہر آبدار
موسوم بہ قصائد محمد امیر کہ تصنیف کیا ہوا شیخ محمد امیر علی بہار پوری
کا ہے انہوں میں عنایات از دلسے ساتھ ایما مؤلف و بعض
شائقین کی مطبع احمدی میں پندرہویں ذی الحجہ
سنہ ۱۳۰۱ ہجری کو مطبوع ہوا

تم تم